السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1)اگر مکان کا کرایہ لیا جاسکتا ہے تو سرمایہ (نقدی) کا کرایہ کیوں نہیں لیا جاسکتا؟

(2)افراط زر (روپے کی قیمت میں کمی) کی وجہ سے قرض دینے والے کو نقصان ہوتا ہے مثلاً اگر زید بکر کو مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ایک سال کے لیے قرض دے اور ایک سال میں افراط زر ۲۰% بڑھ جائے تو اب سابقہ -/۱۰۰۰ روپے کی قوت خرید اب صرف -/۸۰۰ روپے رہ جائے گی جس کی وجہ سے زید کو -/۲۰۰ روپے کا نقصان ہوگا جبکہ قرآن مجید میں ہے : لَا تَظلِمُونَ وَلَا تُظلَمُونَ

(3)اگر بینک کسی نفع ونقصان میں شرکت کی بنا پر قرض دے اور یہ شرط رکھے کہ نقصان ہونے کی صورت میں وہ اپنا باقی سرمایہ واپس لے گا تو کیا جائز ہے؟ اس کی ضرورت اس لیے پیش آتی ہے کہ قرض لینے والے کو فائدہ ہو تب بھی وہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے فائدہ نہیں ہوا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1)اس لیے کہ مکان کا کرایہ شرعاً درست اور سرمایہ یعنی نقدی کا کرایہ شرعاً درست نہیں ہے دیکھئے کچھ لوگوں نے کہا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ''سوداگری بھی سود کی طرح ہے'' تو اللہ تعالیٰ نے یہی جواب دیا :

وَأَحَلَّ لَلّهُ ا بَيعَ وَحَرَّمَ لرِّبَوٰا فَمَن جَآءَهُ مَو عِظَة مِّن رَّبِه --بقرة275

''حالانکہ اللہ نے حلال کیا ہے سوداگری کو اور حرام کیا ہے سود کو پھر جس کو پہنچی نصیحت اپنے رب کی طرف سے''

(2)روپے کی قیمت میں کمی کوئی لازمی وضروری امر نہیں کبھی اس کی قیمت میں اضافہ بھی تو ہوسکتا ہے سعودی عرب کو ہی لے لیجئے اس کے سکہ کی قیمت آج سے کوئی تیس سال قبل کیا تھی اور آج کیا ہے؟ پھر افراط زر کی وجہ سے جو ایک ہزار زید نے بکر کو قرض دیا ہے صرف اس ایک ہزار میں ہی کمی نہیں آئی بلکہ جو زید نے اپنے پاس پیسے رکھے ہوئے ہیں ان میں بھی تو کمی آگئی ہے تو جو ایک ہزار اس نے بکر کو دیا ہے اگر وہ اس کو نہ دیتا اپنے پاس ہی رکھتا تو بھی اس میں کمی آجانا تھی۔

(3)مضاربت میں اعتماد مضارب کی امانت ، دیانت اور ثقاہت پر ہوتا ہے اس شرط میں یہ خدشہ ہے کہ مضارب خسارہ ونقصان کی صورت میں بھی ربح ونفع ہی ظاہر کرے اور رب المال کے پیسے اپنے پاس رکھنے کے لیے یہ بوجھ اپنے سر لیتا جائے تو معاملہ آجا کر ربا تک ہی پہنچ جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

خریدو فروخت کے مسائل ج1ص357

محدث فتویٰ